www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد رمضان سلفی

فکر و نظر

اِنکارِ حدیث و سُنّت

فتنہ تجدیدِ نبوت اور تجدیدِ رسالت کی قدرِ مشترک

برِصغیر میں فرنگی استعمار نے مسلمانوں کے "جذبۂ جہاد" پر کاری ضرب لگانے کیلیے "تجدیدِ نبوت" کی صورت میں "آنجہانی غلام احمد قادیانی" کے ذریعے "تفریقِ دین" کا جو منصوبہ بنایا تھا، اسی کی تکمیل کے لیے مستشرقِ ہندی "مسٹر غلام احمد پرویز" کے ہاتھوں "جدید اجتہاد" کے دعویٰ سے نئے طلوعِ اسلام کا کھیل رچایا ہے۔ دونوں غلامانِ احمد کا قدرِ مشترک "حدیث و سنّت میں تشکیک پیدا کرکے اپنے الحاد و زندقہ کو فروغ دینا ہے۔ پہلے نے "بروزی نبوت" کے دعوے سے "تعمیرِ نو" کا چکر چلایا تھا، تو دوسرے نے "مرکزِ ملت" کی اصطلاح پیش کرکے ہر مسلمان حکومت کے لیے "تجدیدِ رسالت" کا فتنہ کھولا۔ اس طرح دونوں نے اپنے آقائے ولی نعمت کے مقاصد کی تکمیل کیلئے "اللہ اور اس کے رسول ﷺ میں تفریق کا وطیرہ اختیار کیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی نقاب کشائی ان الفاظ میں کی ہے ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ (النساء: ۱۵۰-۱۵۱)

ترجمہ: جو لوگ خدا سے اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں۔ اور خدا اور اُس کے پیغمبروں میں فرق کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور
بعض کو نہیں مانتے اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ
نکالنی چاہتے ہیں۔
وہ بلا اشتباہ کافر ہیں اور کافروں کے لیے ہم نے
ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح رسول کریمؐ نے مندرجہ بالا قرآنی آیت کے مصداق کا ذکر اپنے ایک ارشاد میں وضاحت سے پیش کیا جس کی آنجہانی غلام احمد پرویز اور اس کے فرقہ بندوں کو بڑی تکلیف ہے چنانچہ وہ اس حدیث پاک کو مشکوک قرار دینے کے لیے اس کے ایک ٹکڑے "اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ" پر کئی طرح کے اعتراضات جڑنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ طلوعِ اسلام نے اپنی مارچ، اپریل ۱۹۸۹ء کی مشترکہ اشاعت میں اس حدیث پر پھر طبع آزمائی کی ہے۔ اگرچہ مضمون نگار کا ذکر نہیں کیا گیا لیکن آخر میں "وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" کے الفاظ مخصوص قادیانی ذہن کی عکاسی کر رہے ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی جعلی نبوت کی دھاک بٹھانے کے لئے اپنے مخاطبین کو اسی انداز کے جملوں سے اپنی دعوت دیا کرتا تھا۔ بہرصورت ان دونوں نام کے غلامان احمد کو احمدؐ کی غلامی کے سوا سب کچھ منظور ہے جب کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسی غلامی کو ایمان کو بنیاد قرار دیا ہے اگر کوئی محمدؐ کو سب کچھ مان کر "معراج انسانیت" کیوں نہ قرار دے دے لیکن آپؐ کے خاتم المرسلین ہونے کا قائل نہ ہو تو اس نے کچھ نہ مانا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کی رسالت کا ذکر کلمۂ حصر سے کیا ہے۔ "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ"[1] (محمد صرف رسول ہیں) گویا آپؐ کی وصف رسالت اتنی کامل ہے کہ اس نے آپؐ کی جملہ صفات کا احاطہ کر لیا ہے۔ اس لیے اسی پر ایمان کی ضرورت ہے اور وہ کافی ہے۔

آپؐ کی اس وصفِ رسالت کا تقاضا ہے کہ قرآن آپؐ

[1] آل عمران: ۱۴۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ؐ کے کہنے کے بموجب کلامِ الٰہی قرار پایا ورنہ کس نے اللہ سے یہ کلام سنا یا اس کے دل پر اُس کا نزول ہوا؟ رسول کے کہنے سے ہی ہم اسے کتاب اللہ مانتے ہیں اور چونکہ اس کا نزول تئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں آپؐ کی زندگی میں رفتہ رفتہ ہوا ہے اسی لیے ملت اسلامیہ کے گلے کا یہ ہار سنت کی لڑی میں ہی قرآنی جواہرات سے تکمیل پایا ہے۔ دراصل جن لوگوں کو کتاب و سنت کی باہمی مناسبت سے چڑ ہے انہیں قرآن و حدیث کی غیریت و تفریق ثابت کرنے کی ہر وقت فکر دامن گیر رہتی ہے اور وہ من مانی تعبیروں سے انہیں باہمی متعارض بنانے کی سعی لا حاصل کرتے رہتے ہیں حالانکہ کتاب و سنت شریعت محمدیؐ کا دوسرا نام ہے دونوں کا فرق صرف اعتباری ہے یعنی "کتاب" میں الفاظ الٰہی کا لحاظ ہے تو سنت میں مراد الٰہی کا، یعنی مرادِ الٰہی سنتِ رسولؐ کی شکل میں پیش ہوئی۔ اگر دونوں کا یہ تعلق پیش نظر رہے تو اس امر کا مغالطہ ہی نہیں ہوتا کہ قرآن کے علاوہ سنتِ رسول وحی الٰہی کیسے ہے؟ اللہ تعالےٰ نے دونوں کو تنزیلِ وحی قرار دیا ہے، ارشاد ہے:

وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ [1]

یعنی اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت (سنت) نازل کی۔

ان واضح قرآنی ارشادات کے باوجود منکرین حدیث کی طرف سے جو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں، ان پر "محدث" کی مجلس تحریر کے ایک رکن مولانا محمد رمضان سلفی کا تبصرہ فکر و نظر کے کالموں میں ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

منکرین حدیث جس طرح قرآنِ کریم کی پوری آیت درج کرنے کی بجائے اس کے کچھ حصّے کو حسبِ منشا اپنے حق میں استعمال کر لیا کرتے ہیں۔ بعینہ ہی انہوں نے حدیث "مِثْلَهٗ مَعَهٗ" سے کیا ہے۔ اور اس

[1] النسآء : ۱۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کو مکمل ذکر کرنے کی بجائے اس کے ایک جملے کو لے کر اعتراض کر دیا ہے۔ انہیں ایسا کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ انکارِ حدیث کے بعد ان چیزوں کی حرمت و ممانعت قرآن سے ثابت کرنا ان کے لیے دشوار ہے جن کے کھانے اور استعمال میں لانے کی تحریم اس حدیثِ نبویؐ میں ذکر ہوئی ہے، چنانچہ یہی حدیث کتبِ حدیث میں یوں ذکر ہوئی ہے۔

"عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ"

(سنن ابی داؤد: باب لزوم السنۃ)

حضرت مقدام بن معدی کرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپؐ نے فرمایا: یاد رکھیں، مجھے قرآنِ کریم اور اس جیسی حدیث دونوں دیئے گئے ہیں۔ خبردار رہیئے! کیونکہ عنقریب بھرا ہُوا شخص اپنے پلنگ پر ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تم صرف قرآن ہی کو لازم پکڑو۔ جو اس میں حلال ہو اسے حلال جانو، اور جو اس میں حرام ہو اُسے حرام سمجھو، خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھے کا کھانا حرام ہے اور چیر کر پھاڑنے والے درندے بھی، کسی ذمّی کی گری پڑی چیز کا اٹھانا بھی حلال نہیں۔ سوائے اس چیز کے جس سے اس کا مالک بے نیاز ہو اور جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو تو اس پر اس کی مہمان نوازی کرنا ضروری ہے۔ اگر میزبان اپنا یہ فریضہ ادا نہ کرے تو وہ اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضیافت کے بقدر وصول کر سکتا ہے۔

دیکھئے! اس حدیث "مِثْلَهٗ مَعَهٗ" میں گھریلو گدھے اور تمام جنگلی درندوں کے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ان کی ممانعت قرآنِ کریم میں منصوص نہیں ہے، اسی لیے منکرینِ حدیث نے ایسی حرام چیزوں کو حلال، طیّب سمجھ کر استعمال کرنے والے کے لیے گنجائش پیدا کر دی اور یہ فتویٰ دے دیا کہ!

"مردار، بہتا ہُوا خون، لحمِ خنزیر وَ مَا اُهِلَّ
کے علاوہ کوئی شئی نہیں جسے خُدا نے حرام کیا ہو"

(تبویب القرآن، از پرویز: ۲/۶۲۸)

یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اعتراض کرنے کے لیے مذکورہ حدیث کے ایک جملے کو لے لیتے ہیں اور اس میں ذکر ہونے والے بقیہ محرمات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تاکہ ان کے ارتکاب میں لوگوں کو آزاد چھوڑا جا سکے۔ اس مضمون میں دعوئ انکارِ حدیث پر جتنے بھی دلائل نقل کئے گئے ہیں۔ افسوس ہے کہ وہ اسے ثابت نہیں کرتے، بلکہ وہ سب، حدیثِ نبویؐ کے شرعاً حجت ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

سب سے پہلے ان دلائل پر ایک نظر ڈال لیں، جنہیں ان حضرات کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔

★ تعلیماتِ نبویّہ کو پسِ پشت ڈال کر قرآنی مطالب حسبِ منشا متعین کرنے کی تائید میں ان کی طرف سے سورۃ الانعام کی یہ آیت درج کی گئی ہے۔

"قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ
وَبَیْنَکُمْ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ
بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ......" (الانعام: ۱۹)

یعنی اے رسول کریمؐ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ سب سے بڑھ کر کس کی گواہی ہو سکتی ہے؟ اور فرما دیں کہ میرے اور آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے آپ کو اور جن تک بھی اس کی دعوت پہنچے، آگاہ کر دوں۔ اس آیت سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولِ کریم کو صرف قرآن ہی دیا گیا ہے اور حدیثِ نبویؐ کا اس میں کوئی ذکر نہیں لہٰذا وہ حجت نہیں۔

★ — دوسری آیت جو انکارِ حدیث کی تائید کے لیے لکھی گئی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو

"اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝" (الرحمٰن : ۱، ۲)

یعنی خدائے رحمٰن نے (اپنے رسولؐ) کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

منکرینِ حدیث کے خیال میں اس آیت میں بھی قرآنِ کریم کے علاوہ کسی چیز کا تذکرہ نہیں کیا گیا، اس لیے — بقول ان کے — حجت صرف قرآن ہی ہے۔

★ — اس کے بعد پیش کی جانے والی آیت پر صاحبِ مضمون کی تعلیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں حدیثِ نبویؐ کی بالخصوص حدیث "اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ" کی تردید کیلئے جو آیت بڑی وزنی دلیل ہے وہ یہ ہے۔

"قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا" (الاسراء : ۸۸)

یعنی اے رسول اللہؐ، آپ لوگوں سے فرما دیں کہ اگر تمام جن و انس اس قرآن جیسی کتاب لانے پر جمع ہو جائیں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکتے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے "طلوعِ اسلام" میں کہا گیا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے انسانوں اور جنوں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چیلنج دیتا ہے اگر تم تمام مل کر بھی اس قرآن کی مثل
نہیں لا سکتے تو آپ لوگ کون سے خدا سے قرآن
کیلئے قرآن کی مثل قرآن کے ساتھ مِثْلَهُ مَعَهُ
لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔"

٭ —— بعد ازیں منکرین حدیث کی طرف سے انکارِ حدیث کے لیے "صحیح مسلم" کی یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے:

"لَا تَكْتُبُوا عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ"

ان مذکورہ آیات کو جب آپ غور و فکر سے سمجھنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان سے وہ دعوے بالکل ثابت نہیں ہوتا جس کے لیے انہیں منکرین حدیث کی طرف سے پیش کیا گیا ہے اور نہ ہی ان سے صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کرکے قرآنی مطالب حسب منشا از خود متعین کرنے کا جواز نکلتا ہے بلکہ ان میں سے ہر آیتِ کریمہ، امتِ مسلمہ کے لیے حدیثِ نبوی کے سند اور حجت ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

٭ —— پہلی آیت پر غور کریں جس میں کہا گیا ہے:

"وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ..."

"یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ آپ لوگوں کو بتا دیں کہ قرآن کریم میری طرف اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اس قرآن کے ذریعے آگاہ کروں۔"

غور فرمائیں کہ اس آیت میں قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو آپس میں کس طرح لازم و ملزوم قرار دیا گیا ہے۔ اور آپ کو قرآن کا شارح اور مفسر ہونے کا حق دیا جا رہا ہے اور "وَمَن بَلَغَ" کے الفاظ سے قیامت کے دن تک آنے والے لوگوں کو آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعلیمات و ہدایات کا مکلف بنا دیا گیا، اور یہ اجازت نہیں دی گئی کہ ہر شخص اپنی خرافات کو مقبولِ عام بنانے کے لیے قرآنی آیات کو ان پر چپکانے لگ جائے، بلکہ جس مقدس ہستی کو یہ قرآن کریم عطاء کیا گیا ہے اسی کو اس کا مفسر و منذر بھی بنا دیا گیا ہے۔

اہلِ اسلام کو اس پر اللہ تعالےٰ کا بے حد شکرگزار ہونا چاہیئے، کہ اس نے قرآنِ مجید کی تعبیر و تشریح کی سند بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرما دی ہے اور اُمّتِ مسلمہ کو اسی کا ہی مکلف بنایا ہے، ورنہ لوگوں کو ہر دور میں نجانے کتنے ہی افلاطونیت کے دعویداروں کی فکری غلاظتوں کو چاٹنا پڑتا اور کتنے ہی نام نہاد مفکروں کی غلامی اختیار کرنا پڑتی۔

اب قارئین فیصلہ کریں کہ انہوں نے قرآنِ کریم کو اس مقدس ہستی کی تعلیمات کی روشنی میں حل کرنا ہے جس پر وہ نازل کیا گیا ہے۔ یا ان نتھو خیروں کی ذہنی اختراعات کی روشنی میں جو غیر مسلموں کے اشاروں پر قرآنی آیات کو مشقِ ستم بناتے ہیں؟

☆ــــ اس کے بعد دوسری آیت "اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ" کی طرف آجائیے۔ جس کا مطلب ہے کہ رحمٰن جل شانہٗ نے قرآن کی تعلیم دی ہے ــــ اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور آپؐ کو قرآن کے صرف الفاظ پڑھ کر نہیں سنا دیئے گئے کیونکہ اسے تو قرأت کہا جاتا ہے اور تعلیم دینے سے مراد ہوتا ہے کہ کوئی چیز متعلم کو ایسے سکھانا کہ اس کی پوری حقیقت کھل کر سامنے آجائے اور رسولِ کریمؐ کو قرآن کی تعلیم دینے سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو قرآنی الفاظ کے ساتھ، ان کے مفاہیم و مطالب بھی سمجھا دیئے گئے ہیں یعنی جہاں "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ" کے الفاظ پڑھائے گئے وہاں آپؐ کو یہ بھی بتایا گیا کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کے متعدد لغوی معانی میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کون سا معنی اور مفہوم اللہ تعالیٰ کے ہاں مراد ہے اور سورۃ القیامۃ
میں اسی چیز کی وضاحت میں ارشادِ باری تعالےٰ ہے :
" اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَ قُرْاٰنَہٗ فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ "
(القیامۃ : ۱۷، ۱۸، ۱۹)
یعنی اس قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا یقیناً ہمارے ذمہ ہے، جب ہم اسے پڑھیں تب آپؐ اس کی قرأت کریں اور اس (قرآن) کا بیان کرنا (اور اس کے مفاہیم و مطالب کی وضاحت کرنا) بھی ہمارے ذمے ہے۔"

احادیثِ نبویّہ میں یہی ذکر ہوتا ہے کہ قرآنی الفاظ کے وہ کون سے مطالب ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولِ کریمؐ کو سکھائے گئے۔ اور آپؐ نے اپنے قول و عمل سے انہیں امّت تک پہنچایا لیکن یہ چیز اس شخص کو گوارہ نہیں، جس نے فرنگی افکار کو اپنا دین بنا لیا ہو، اور وہ ان افکار و آرار کو مسلمانوں پر بھی مسلط دیکھنا چاہتا ہو، اور ایسے شخص کے لیے حدیثِ نبویؐ سے انکار کئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہے، کیونکہ اس کی گاڑی چلتی ہی تب ہے۔ جبکہ وہ محدثین کو سازشی قرار دے کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنے لگے اور ان کی جگہ پر فرنگی مفکروں کو مذہبی ہیرو بنا کر پیش کرے۔

★ ——— رہی آخری آیت جسے انکارِ حدیث کی دلیل بنایا گیا ہے تو یہ بھی اس آیت میں غور و غوض کے فقدان کا نتیجہ ہے، ویسے بے چارے منکرینِ حدیث کو قرآن کریم میں غور کرنے اور اُسے صحیح سمجھنے کی توفیق میسّر ہی کب ہوئی ہے، سطح بینی سے انہوں نے حدیث "مِثْلَہٗ مَعَہٗ" قرآن کی مذکورہ آیت سے متعارض ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ حالانکہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال و افعال ہیں جو آپ کو قرآن کریم کے بیان اور تعبیر و تشریح کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کیے گئے ہیں اور حدیث "أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ" سے یہی مقصود ہے کہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن اور اس کی مثل حکمت (حدیثِ نبوی) دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں، جبکہ سورۂ اسراء کی مذکورہ آیت میں قرآن کی مثل لانے کی جو نفی کی گئی ہے، اس کا تعلق تمام جن و انس سے ہے،

نیز "مِثْلَهُ مَعَهُ" میں مثل سے مراد قرآن کریم کا عین نہیں ہے اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ کسی چیز کی مثیل اس کا اصل ہی ہو، قرآنِ کریم میں کئی دفعہ بعض اوصاف میں مشارکت کی بنا پر ایک چیز کو دوسری کی مثل کہا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

"اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ" الآیۃ (الطلاق: ۱۲)

یعنی اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے، جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور ان کی مثل زمینیں بھی۔

دیکھئے ارض و سماء میں تفاوت کے باوجود زمین کو آسمان کی مثل قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن و حدیث میں اگرچہ اعجاز اور عدم اعجاز میں فرق ہے اور علماءِ حدیث میں سے کسی نے حدیث کے الفاظ کو قرآن مجید کی طرح معجز قرار نہیں دیا، لیکن حدیثِ نبویؐ چونکہ قرآن کے ساتھ اتباع و اطاعت میں مشترک ہے۔ اس لیے اسے "مِثْلَهُ مَعَهُ" کہا گیا ہے۔

★ آخر میں صاحبِ مضمون کی طرف سے اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے "صحیح مسلم" کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ"

حیف ہے کہ حدیث کے اس نادان مخالف نے مکھی پر مکھی مارتے ہوئے "مقامِ حدیث" سے اُسی طرح یہ حدیث درج کر دی ہے جس طرح مسٹر پرویز نے اسے غلط لکھا تھا اور اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ اس کی تحقیق کر لی جائے۔ کیونکہ متشرق پرویز نے اس حدیث کا اس قدر حصہ تو ضرور نقل کیا ہے جس کو ان کے

علمی خیانت

زعمِ باطل میں — حدیثِ نبویؐ کی مخالفت میں دلیل بنایا جا سکے۔ لیکن اسی حدیث کے آخری حصّہ کو وہ گول کر گئے ہیں۔ جس میں حدیثِ نبویؐ کو آگے بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اُمتِ مسلمہ کے لیے اُس کے سند اور حجت ہونے کا ذکر موجود ہے۔

"صحیح مسلم" کی وہ حدیث جسے انکارِ حدیث کے لیے اُدھورا پیش کیا گیا ہے اصل کتاب میں اس طرح ہے:

"إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" (صحیح مسلم: ج ۲ ص ۲۲۹۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لکھا نہ کرو، اور جس نے مجھ سے قرآن کے بغیر کچھ لکھا ہو وہ اُسے مٹا دے اور مجھ سے حدیث بیان کیا کرو اس میں کوئی ممانعت نہیں لیکن جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا۔ گویا اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا۔"

غور فرمایئے! جن لوگوں کو علمی بددیانتی کا چسکا لگا ہوا ہے وہ "صحیح مسلم" کی اس حدیث کا وہ آخری حصہ ہضم کر جاتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو آگے پہنچانے کا حکم دیا ہے اور اسے عوام کے سامنے آنے ہی نہیں دیتے، کیونکہ یہ حدیثِ نبوی کے سند اور حجت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اس کے پہلے حصے کو وہ درج کر دیتے ہیں، حالانکہ اس سے بھی ان لوگوں کا اصل مقصد عوام کو دھوکہ اور فریب دینا ہے۔ کیونکہ رسولِ اکرمؐ نے کتابتِ حدیث سے مطلقاً نہیں روکا تھا بلکہ قرآنِ کریم کے الفاظ کی حفاظت و صیانت کے پیشِ نظر اُن کے ساتھ ان احادیث کو ایک ہی جگہ لکھنے سے منع فرما دیا تھا جو آپؐ قرآنی آیات کی تفسیر و تعبیر کے طور پر ذکر فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ مسندِ احمدؒ میں اس کی صراحت موجود ہے!

"حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنتے، لکھ لیتے تھے، ایک دفعہ آپؐ نے پوچھا، کیا لکھتے ہو؟ ہم نے کہا، جو آپؐ سے سنتے ہیں وہی لکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ دوسری کتاب لکھتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو خالص کر کے لکھو، اور اُسے (اس کے) غیر کے ساتھ نہ لکھو، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے ان نوشتوں کو جمع کر کے انہیں جلا دیا۔" (۱۲/۳)

مسندِ احمدؒ کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسولِ کریمؐ نے حدیث کو قرآن کے ساتھ خلط ملط کرنے سے روکا تھا اور اسے لکھنے سے مطلقاً ممانعت نہیں فرمائی تھی، اور اگر بالفرض آپؐ نے حدیث کو قرآنِ کریم سے الگ کر کے لکھنے سے بھی روک دیا تھا — جیسا کہ منکرینِ حدیث کا دعویٰ ہے — تو فرقہ "طلوعِ اسلام" کے مذہبی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشواؤں کو یہ بتانا ہو گا کہ "صحیح مسلم" کی مذکورہ حدیث اُن کے پاس کیسے پہنچ گئی جسے اُن کی طرف سے ہی انکارِ حدیث کی دلیل بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہ حدیث "لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْآنِ" کی نہی اور ممانعت سے کیونکر محفوظ رہ گئی؟ آخر صحابہ کرامؓ نے اس حدیث کو قرآنِ کریم سے الگ لکھا تھا تب ہی تو یہ قرآن سے باہر آج تک محفوظ چلی آ رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کرامؓ حدیث کو قرآن سے الگ کر کے لکھا کرتے تھے۔

★ —— لیکن حقیقت یہ ہے کہ منکرینِ حدیث کے ہاں سند اور حجت خدا کی کتاب قرآن کریم بھی نہیں۔ بلکہ ان کے ہاں قابلِ اعتبار جو چیز ہے وہ ان کے ادارے کی طرف سے شائع کیا جانے والا لٹریچر ہے، جس پر یہ لوگ ایسے بند ہو کر بیٹھ گئے ہیں، جیسے بنی اسرائیل سامری کے بنے ہوئے بچھڑے پر معتکف ہو کر بیٹھ گئے، اور اسی لٹریچر سے متاثر ہو کر انھوں نے حدیثِ نبویؐ کے خلاف یہ ذہن بنا لیا کہ یہ عجمی سازش ہے۔ لہٰذا اس کی کوئی ضرورت نہیں، صرف قرآن ہی کافی ہے اسی لیے ہی وہ آیات جو حدیث کے شرعاً حجت ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ انہیں وہ اس کے خلاف نظر آنے لگی ہیں۔ مگر حیرت اس پر ہے کہ اس لٹریچر کے مؤلف مسٹر پرویز خود اپنے ایسے دعوؤں پر ثابت قدم نہیں رہے، پروپیگنڈے کی حد تک تو وہ بھی یہی کہتے رہے کہ قرآن ہی کافی ہے اور اُسے خالی الذہن ہو کر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر عملی طور پر وہ اس پر قائم نہیں رہے اور خود ہی انھوں نے بہت سی غیر قرآنی چیزوں کو ذہن میں رکھ کر قرآن کریم کو ان غیر اسلامی اشیاء کا محتاج بنائے رکھا، جیسا کہ وہ قرآنِ مجید کے ایک مقام کو اناجیلِ محرّفہ سے حل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قرآن کریم تک آنے سے پیشتر ہمیں ایک بار پھر اناجیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غور کر لینا چاہیے، اناجیل جیسی کچھ بھی آج ہیں
بہر حال انہی کے بیانات کو سامنے رکھا جائے
گا اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے" (شعلہ مستور: ۹۰)

اگر مسٹر پرویز کے ہاں قرآن فہمی کے لیے ان اناجیل کے بیانات کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے جو صرف منسوخ ہی نہیں بلکہ تحریف شدہ بھی ہیں تو مسلمانوں کے ہاں صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات کی روشنی میں قرآنِ مجید کو سمجھنے پر ان کا شکایت کرنا نامعقول حرکت ہے۔

★ — اور دوسرے مقام پر وہ قرآنی الفاظ کو جاہلی کلام کا محتاج بناتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"بہر حال شعراء جاہلیہ کے کلام کا بیشتر حصہ اپنے اصلی
الفاظ میں عربی ادب کی کتابوں میں مدون اور محفوظ
ہو گیا..... اس لیے ان اشعار کی مدد سے ان
الفاظ کا وہ مفہوم بھی متعین کیا جا سکتا ہے جو
اِن سے زمانۂ نزولِ قرآن میں لیا جاتا تھا۔

(لغات القرآن : ۱/۱۲)

اگر زمانۂ جہالت کا کلام عربی ادب کی کتابوں میں آج تک محفوظ رہ سکتا ہے اور وہ جاہلیت جسے قرآن مٹانے کے لیے نازل ہُوا تھا، اس کے کلام سے قرآن کے مفاہیم متعین کئے جا سکتے ہیں، تو تعلیماتِ نبویہؐ اور احادیثِ رسولؐ آج تک محفوظ کیوں نہیں رہ سکتیں؟ اور ان سے قرآنی مطالب متعین کرنے پر تکلیف کیوں ہے؟

اگر اب بھی کسی کو اصرار ہے کہ مستشرق پرویز خالی الذہن ہو کر ہی قرآن میں غور و فکر کرتے رہے ہیں، تو ہمیں بتایا جائے، یہ کیا ہوتا رہا ہے کہ:

"حقیقت یہ ہے کہ جس قوم پر صدیوں سے سوچنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام ہو چکا ہو اور تقلیدِ کہن، زندگی کی محمود روش
قرار پا چکی ہو، ان میں فکری صلاحیتیں بہت کم
باقی رہ جاتی ہیں، لہٰذا ہمیں اس مقصد کے لیے
بھی مغرب کے محققین کی طرف ہی رجوع کرنا
ہوگا۔"
(سلیم کے نام : ۳/۱۵۱)

بتایئے یہ "حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ" پر عمل ہوتا رہا ہے؟ اور کیا اناجیلِ محرفہ اور مغرب کے محققین کے افکار قرآن کے لیے قرآن کی مثل اور قرآن کے ساتھ "مِثْلَهُ مَعَهُ" ہیں کہ انہیں ناگزیر قرار دیا جا رہا ہے۔ فرض کیا کہ ہمارے ہاں مغربی طرز کی بعض تحقیقات نہیں ہوئیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مغربی افکار کو قرآنی آیات میں ٹانکنا شروع کر دیا جائے، اگر فرنگی ملاؤں کے ہاں کافرانہ افکار کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو وہ بڑی خوشی سے انہیں اختیار کریں، لیکن دھوکہ اور فریب سے انہیں مسلمانوں پر مسلط کرنے کی حماقت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

دراصل یہ تو ہر ایک کی قسمت ہے اور اپنا اپنا نصیب کہ قرآن فہمی کے لیے کسی نے محرف اناجیل اور کافرانہ آراء و افکار کو ناگزیر قرار دے کر انہیں اختیار کر لیا، اور کسی نے اسی غرض کے لیے، صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ہدایات کو منتخب کر لیا، کیونکہ

؎ کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ